بے یقینی
Be yakeeni
www.novelsclubb.com
بقلم مناہل انصاری

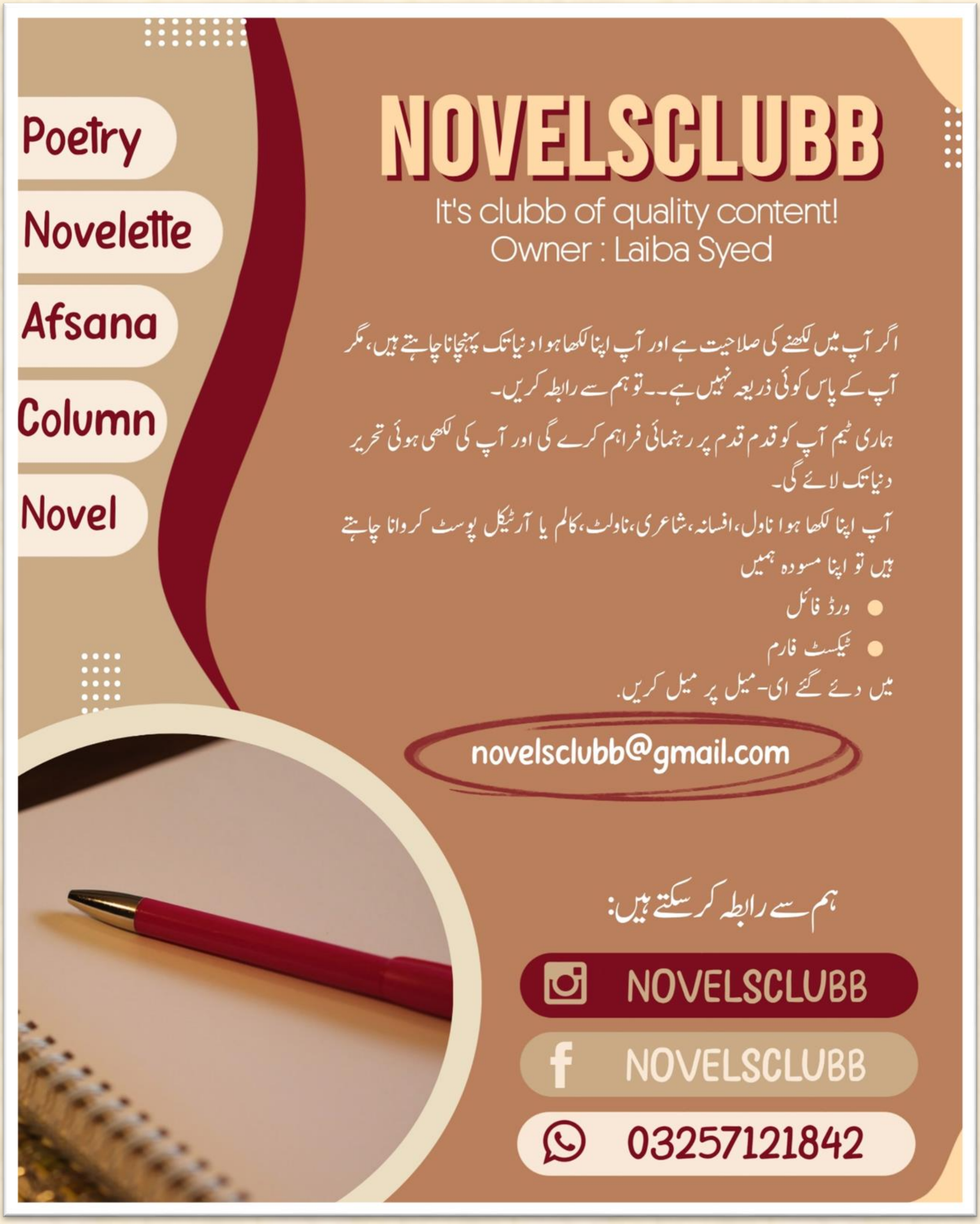

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

بے یقینی سی

از قلم

مناہل انصاری

Clubb of Quality Content!

بے یقینی سی

"واہ! واہ! واہ! زین ہمیشہ سے کہتا تھا کہ اسے لڑکیوں کو بہت اچھے سے قابو کرنا آتا ہے۔ اس نے واقعی یہ ثابت کر دیا تم سے شادی کر کے۔۔۔ دیکھو حیرت مجھے زمان پر نہیں تم پر ہو رہی ہے جو اچھی خاصی سمجھدار ہونے کے باوجود ایسے انسان کے جال میں پھنس گئی۔۔۔۔"

"ایک دن میں نے بولا تھا اسے کہ کسی سے شادی کر لو تو کہنے لگا کہ شادی کے بغیر ہی زندگی اتنی خوبصورت ہے میں یہ بے وقوفی کیوں کروں؟۔۔۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔ظالم آئرہ پچھلے ایک گھنٹے سے بولتی ہی جا رہی تھی اور وہ چپ چاپ مجسمہ حیرت بنے اسے سن رہی تھی ۔

جو باتیں آئرہ بتا رہی تھی ان پر مریم کو لگ رہا تھا کہ اسے سماعت سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اس کی سوچنے سمجھنے کی ضرورت چھینی جا رہی ہے۔اس کا جان نچھاور کرنے والا شوہر اس حد تک گر سکتا ہے یہ اس نے کبھی نہ سوچا تھا۔بے یقینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔زین کے گناہوں اور ناجائز کاموں کی طویل فہرست تھی جو آئرہ کو خاموش ہونے نہیں دے رہی تھی۔ کمبخت بولتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

"نہ جانے کتنے ہی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے وہ" مریم کو محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان ہو رہا ہے۔۔۔وہ کپ کپا رہی تھی۔۔۔اب ہمت ختم ہو رہی تھی۔۔۔بس آئرہ بس۔۔۔۔اب اور نہیں۔۔۔۔لیکن آئرہ نے ابھی بس نہیں کی تھی۔

"لڑکیاں تو بالکل کپڑوں جیسی ہیں اس کے لیے۔۔۔۔ایک کے بعد دوسری۔۔۔۔ دوسری کے بعد تیسری۔۔۔۔ہر رات لڑکی بدلتا ہے وہ۔۔۔"۔

یہ سنتے ہی مریم صوفے پر ڈھے گئی۔ کھڑا ہونا دشوار تھا اب اس کے لیے۔۔۔۔قدم ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گر پڑتی۔۔۔۔وہ بیٹھ گئی۔

ادھر وہ بیٹھی اور ادھر آئرہ محترمہ نے پاس رکھی پھلوں کی ٹوکری میں سے ایک سیب نکالا اور مزے مزے سے کھانے لگی۔وہ بڑے غور سے مریم کو دیکھ رہی تھی جو کہ اب صدمے اور غم کی کیفیت میں کہیں کھوئی ہوئی تھی۔اسے اس بیچاری پہ ترس آیا۔

"تم سے شادی تو محض ایک غلطی تھی جو زمان نے پہلی اور اخری مرتبہ کرلی۔ بھئی توبہ جو وہ ائندہ کسی لڑکی سے ایسا تعلق رکھے۔"آئرہ انتہائی سفاک تھی۔

Club of Quality Content

یہ شادی واقعی ایک غلطی تھی لیکن کس کی غلطی۔۔۔زین کی یا مریم کی؟؟۔۔۔مریم کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے۔یہ اس کی خاموشی تھی جو آئرہ کو بولنے کا موقع دے رہی تھی۔۔۔

"ویسے میں تمہیں ایک بات بتاؤں؟"آئرہ ذرا آگے کو ہوئی۔اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔یا پھر جیسے کوئی چمک۔۔۔۔مریم اس کی طرف متوجہ تھی۔

"اداؤں پر مر مٹنے والا شخص نہیں ہے وہ۔۔۔یاد رکھنا!۔

آہ۔۔۔یہ کیا کہہ دیا تھا اس منحوس عورت نے۔۔۔۔ارے ادائیں کیا وہ تو پورے کا پورا مرتا تھا اس پر۔۔۔۔۔

"تم میری دھڑکن ہو اب میں دھڑکن کے بغیر تو زندہ نہیں رہ سکتا نا...."

"آج تو محترمہ جان لے لیں گی معصوم کی۔۔۔۔(اس نے ساڑھی پہن رکھی تھی)

"یار مہرون کلر پہنا کرو بہت سوٹ کرتا ہے تم پر۔۔۔اکثر وہ اس سے کہتا"۔

"یار بندہ کبھی اظہار محبت ہی کر دیتا ہے"۔۔۔۔آخر میں بھی انسان ہوں۔۔۔میری بھی فیلنگز ہیں۔۔۔جب جب وہ اس سے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کتنے حسین لمحات تھے جو اس نے اور زین نے ایک ساتھ گزارے تھے۔ لیکن آج سب پھیکا پھیکا سا لگ رہا تھا۔۔۔ ہر چیز بے معانی سی ہو گئی تھی۔۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خواب تھا۔۔۔ جو اب ٹوٹ چکا تھا اور حقیقت سامنے اگئی تھی۔۔۔۔ اور بے شک حقیقت بہت تکلیف دہ تھی۔

"ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔ تم کب سے جانتی ہو زین کو؟" اس ساری گفتگو میں مریم نے پہلی مرتبہ زبان کھولی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ بول نہیں پا رہی۔۔۔

"میں؟۔۔۔۔ میں تو بچپن سے جانتی ہوں اسے۔۔۔ آفٹر آل وہ میرا کزن ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ پھپھو کا بیٹا ہے اور میرا بیسٹ فرینڈ بھی۔" آئرہ ایسے بتا رہی تھی جیسے زین اس کا کزن نہیں اس کی جائیداد ہے۔۔۔

کزن؟۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ مریم نے اپنی یاداشت پر زور ڈالا تو اسے یاد آیا کہ زین نے پہلے دن ہی اس سے بتادیا تھا کہ اس کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اور اکیلا ہی رہے گا۔

مریم کو اس بات سے کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ زین جیسا ہم سفر ملنا اس کے لیے بہت خوش قسمتی کی بات تھی۔ خاندان نہ بھی ہو تب بھی زین تو تھا نا۔۔۔۔ سو اس نے کوئی دوسرا سوال نہ کیا۔

کاش میں نے اس سے پوچھ لیا ہوتا۔۔۔مزید سوال نہ کرنے پر آج اسے افسوس ہو رہا تھا۔۔۔اپنا سر تھامے تیز تیز سانس لیتے ہوئے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ زین نے آج تک کتنے جھوٹ بولے ہوں گے اور کب کب بولے ہوں گے۔۔۔۔بہت کوشش کے باوجود اس کی کوئی بھی بات اسے جھوٹی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔لیکن وہ کیا کرتی۔۔۔سامنے بیٹھا آئینہ حقیقت اس کے منہ پر مار رہا تھا۔۔۔۔

سیب ختم کرنے کے بعد آئرہ اب یہاں وہاں چکر کاٹ کر گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔ کافی خوبصورت اور بڑا گھر تھا زین کا۔۔۔اندر ہی اندر جل رہی تھی وہ قسم سے۔۔۔۔مریم کے لیے اب مزید اسے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ چلی جاؤ۔۔۔ لیکن۔۔۔۔کہہ نہیں پائی۔۔۔۔

بمشکل صوفے سے اٹھی تھی کہ ایک دم سے اس کا سر چکرایا۔۔۔آئرہ نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو نا؟۔۔۔"بڑا مکارانہ انداز تھا اس کا۔۔۔واہ! برباد کر دینے کے بعد پوچھ رہی تھی کہ تم ٹھیک ہو؟۔۔۔۔کیسی ظالم اور بے درد تھی وہ۔۔۔۔مریم کی آنکھوں میں ایک کرب تھا۔۔۔درد سے بھرپور تکلیف بھرا۔۔۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے آئرہ کی

طرف دیکھا۔۔۔۔وہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔کہ۔۔۔کیا ملا تمہیں مجھے یہ سب بتا کے؟۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔۔میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔تو بندی رہنے دیتی نا۔۔۔کم از کم میں خوش تو تھی۔۔۔لیکن افسوس۔۔۔اب کہاں یہ خوشی نصیب ہونے والی ہے۔۔۔مریم نے خاموشی سے آئرہ کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔

"آئرہ کتنی دیر وہاں رہی۔۔۔کب گئی۔۔۔اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔وہ تو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔۔۔۔۔

آنکھوں سے بہتے پانی کے ساتھ بے یقینی اور غم کی حالت میں وہ زمین پر کسی مرجھائی روح کی طرح بیٹھی تھی۔۔۔

زین اس وقت ہوٹل میں تھا جب میڈ نے اسے آئرہ کے انے کی اطلاع دی۔اس کا نام سنتے ہی اسے کسی نامعلوم خطرے کا احساس ہوا اور وہ فوراہوٹل سے نکلا۔۔۔انتہائی تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا ہوا وہ گھر کے راستے پر تھا۔

زیادہ افسوس اسے اس وقت ہوا جب میڈ نے بتایا کہ آئرہ دوپہر میں آئی تھی جبکہ اس وقت رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔اس لیے وہ بہت پریشان تھا اور پھر اج کام کی مصروفیت کی وجہ سے سارا دن اس کی مریم سے بات بھی نہیں ہو سکی تھی۔

سٹیرنگ پر موجود اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔دھیان بار بار مریم اور آئرہ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔نہ جانے آئرہ نے کیا بتایا ہو گا مریم کو۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آئرہ کتنی بدلحاظ اور بد دماغ لڑکی ہے۔۔۔بخشتی نہیں ہے کسی کو۔۔۔

کہیں آئرہ نے میرے ماضی کے بارے میں تو نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ماضی کا سوچ کر ہی اسے پسینہ آنے لگا۔۔۔اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ڈرائیونگ کے دوران ہی مریم کو کال ملائی۔بیل جا رہی تھی مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔آئرہ نے جو بھی کہا ہو مجھے یقین ہے مریم نے یقین نہیں کیا ہو گا اس پر۔۔۔۔کال موصول نہ ہونے پر بھی اس نے اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دی۔۔۔۔تسلی واقعی جھوٹی

تھی۔۔۔کیونکہ چار پانچ مرتبہ کال کرنے کے بعد بھی مریم کی طرف سے کوئی رسپانس نہ تھا۔۔۔اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کہیں کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔۔۔گاڑی کی رفتار مزید تیز ہو چکی تھی۔۔۔

"گاڑی آہستہ چلایا کرو زین۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تمہیں کچھ ہو نہ جائے۔۔۔"مریم کا اکثر کہا گیا جملہ اسے اس وقت شدت سے یاد آیا۔

"اگر تم میرے ساتھ رہو گی تو مجھے کچھ نہیں ہو گا چاہے میں گاڑی چلاؤں یا ہوائی جہاز"۔۔۔وہ پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تو وہ ہنس دیتی۔۔۔اس کی یہ ہنسی ہی تھی جو اسے زندہ کر دیتی تھی اور وہ ہشاش بشاش ہو جاتا۔۔۔اسی سوچ میں غرق وہ چالان توڑ چکا تھا۔۔۔مریم کے لیے ایک تو کیا وہ سینکڑوں چالان بھی توڑ سکتا ہے۔۔۔بس وہ کسی طرح گھر پہنچ جائے۔۔۔۔وہ اس سے بات کر لے۔۔۔۔اسے منا لے۔۔۔۔اور سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔انشاءاللہ!۔۔۔وہ مان جائے گی۔۔۔۔خود کو تسلیاں دیتا ہوا وہ بے یقین سا لگ رہا تھا۔۔۔۔ہمیشہ خوشگوار رہنے والا سفر آج کٹھن ترین بن چکا تھا۔۔۔ختم ہونے پر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔نہ جانے کیا کیا خیال اس کے دل میں آ رہے تھے۔۔۔لو جی پہلا

چالان کیا کم تھا جواب دوسرا بھی آگیا۔۔۔افففف۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔۔وہ عاجز آگیا۔۔۔خیر۔۔۔دوسرا چالان کٹوانے کے بعد بالآخر وہ گھر پہنچ ہی گیا۔

گاڑی سے نکلتے ہی سامنے چوکیدار ملا۔

"صاحب میڈم چلی گئی ہیں۔۔۔"

"چلی گئی ہیں؟۔۔کہاں؟۔۔"زمان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"پتہ نہیں صاحب انہوں نے اپنا سامان لیا اور نو بجے چلی گئیں۔۔۔"یا اللہ۔۔۔کہاں چلی گئی وہ رات کے وقت۔۔۔"زمان نے اپنا سر پکڑ لیا۔

اسی دوران اس کا سیل فون بجا اور اس نے فوراً فون کان سے لگایا۔

"مریم کہاں ہو تم میری جان؟۔۔۔"

"تمہاری جان تو ہوں لیکن مریم نہیں ہوں۔۔۔"آئرہ کا مکارانہ قہقہ ہوا میں گونجا اور زین کے تن بدن میں اگ لگ گئی۔

"کیا کہا تھا تم نے اس سے؟۔۔ہاں؟۔۔"وہ غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔۔دیکھو اگر ہمارے درمیان کچھ غلط ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

"ارے؟۔۔۔تم ابھی بھی لوگوں کو مارنے کا کام کرتے ہو کیا؟۔۔۔لیکن مریم تو کہہ رہی تھی کہ تم بڑے اچھے نیک شریف بزنس مین ہو۔۔۔قتل سے تمہارا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔۔"آئرہ کی بات سنتے ہی زین کے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔۔یعنی آئرہ نے زین کے ماضی کے بارے میں مریم کو کچھ نہ کچھ تو ضرور بتایا تھا جس کی وجہ سے وہ غصے میں گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

"اوہ مریم۔۔۔۔کم از کم تم میرا انتظار تو کرتیں۔۔۔۔۔میں تمہیں ساری حقیقت بتا دیتا۔۔۔۔"اس نے انتہائی افسوس اور بے بسی سے سوچا۔

"تم تو بہت پیار کرتے ہو نا اس سے۔۔۔۔تو پھر سچ کیوں نہیں بتایا؟۔۔۔۔"آئرہ کے سوال نے اسے لاجواب کر دیا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔میں تمہیں کسی قسم کی وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔"

"ارے وضاحت کی مجھے نہیں۔۔۔تمہاری بیوی کو ضرورت ہے۔۔۔۔جا کے اسے دو۔۔۔۔"

"ایک بار میں اس سے بات کر لوں پھر دیکھ لوں گا تمہیں بھی۔۔۔۔""ہاں ہاں دیکھ لینا۔۔۔۔میں کون سا تم سے ڈرتی ہوں۔۔۔۔اونہ۔۔"

یہ کہہ کر آئرہ نے فون بند کر دیا اور دو منٹ بعد اس کا میسج آیا۔ "ویسے مجھے یقین ہے جو کچھ میں نے مریم کو بتایا ہے نا۔۔۔اس کے بعد وہ تمہاری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرے گی۔۔۔گڈ بائے۔۔۔" یہ پڑھ کر توزمان کا دماغ بالکل ہی گھوم گیا اور اس نے غصے میں سیل فون دیوار پر دے مارا اور خود زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

اتنا بھی نہیں بگڑا ہوں موقع تو مجھے دے
میں نے بھی تو ایسا نہیں رہنا اسے کہنا

ایک بار میرا ساتھ دیں کوشش تو کرے وہ
بچ جائے کسی طرح یہ رشتہ اسے کہنا

آئرہ سے بات ہونے کے بعد وہ کتنی دیر بیٹھا کمرے کے درودیوار گھورتا رہا۔۔۔ماضی کے واقعات کسی فلم کی طرح ذہن کی سکرین پر چل رہے تھے۔۔۔۔کیسے ایک قاتل۔۔۔شرابی۔۔۔زانی انسان کا دل ایک بے گناہ۔۔۔معصوم اور خوبصورت عورت پر آیا تھا۔۔۔کیسے مریم نے اس کی پوری زندگی بدل کے رکھ دی تھی۔۔۔۔کیا تھا وہ اور کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

"تم شروع سے ہی اتنے اچھے ہو یا پھر یہ میری محبت کا کمال ہے؟۔۔۔"مریم کی کھلکھلاتی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"زین جلدی گھر آیا کرو۔۔۔۔میں سارا دن بور ہو جاتی ہوں۔۔۔"آفس سے واپسی پر وہ ناراضگی کا اظہار کرتی۔

"یہ سال میری زندگی کا سب سے حسین اور یادگار سال ہے۔۔۔۔اس سال تم میری زندگی میں آئے اور میری زندگی حسین بنادی۔۔۔۔"پچھلے ماہ شادی کی سالگرہ کے موقع پر مریم نے اس سے کہا تو جواب وہ مسکرا دیا اور خاموش رہا۔

"کاش میں نے اس وقت ہی اسے سب بتادیا ہوتا۔۔۔۔۔کاش میں نے اسے بتادیا ہوتا کہ میں نے اس کی زندگی حسین نہیں بنائی اس نے میری زندگی حسین بنادی ہے۔۔۔میں نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے نہیں بدلا اس نے مجھے بدل دیا ہے۔۔۔۔وہ تو ویسے ہی تھی۔۔۔۔یہ میں تھا جو تبدیل ہو کے رہ گیا۔۔۔۔کاش میں نے بتادیا ہوتا۔۔۔۔کاش۔۔۔۔

بہت سناٹا ہے میرے اندر کوئی

رو رو کے سو گیا ہے شاید

اگلے تین دن زین نے اسی پریشانی اور بے چینی کی حالت میں گزارے۔ مریم کو کئی کالز کئی میسجز کیے لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔اس کے باوجود اسے امید تھی کہ شاید وہ واپس آجائے یا شاید اسے کال کرلے۔ لیکن نہیں ایسا کچھ بھی ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں نے حقیقت چھپائی لیکن اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ تھی۔ کم از کم اسے میرا انتظار کرنا چاہیے تھا میں سب بتادیتا"۔۔۔۔۔وہ اپنے آپ سے ہی لڑ رہا تھا۔

"لیکن اب اور نہیں۔۔۔اب میں یہاں رہ کر مزید تکلیف نہیں سہ سکتا۔۔۔میں اج ہی اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سب کچھ بتا کر واپس لے آؤں گا۔۔۔انشاءاللہ مجھے یقین ہے وہ میری بات مان جائے گی"۔وہ گھر سے نکلنے ہی والا تھا کہ چوکیدار کے ہاتھ میں ایک لفافہ دیکھ کر رک گیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"صاحب جی باہر ڈاکیا یہ آپ کے نام کا کاغذ دے کر گیا ہے"چوکیدار نے لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔

"ہاں رکھ دو میز پر میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے میں بعد میں دیکھ لوں گا"۔۔۔وہ جلدی میں تھا۔

"صاحب ابھی دیکھ لیں۔ڈاکیا بتا رہا تھا کچھ ضروری کاغذات ہیں اس میں"

"اچھا ٹھیک ہے"نہ چاہتے ہوئے بھی زین نے بولفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور کھول کر دیکھنے لگا۔

لیکن۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔جیسے ہی اس نے لفافہ کھولا۔۔۔۔لفافے میں موجود کاغذات دیکھ کر اس کا رنگ اڑ گیا۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔۔وہ خلع کے

Clubb of Quality Content

کاغذات تھے۔۔۔جو مریم نے بھیجے تھے۔۔۔وہ تو جیسے کسی صدمے میں ہی چلا گیا۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مریم اتنی جلدی اتنا بڑا فیصلہ لے لے گی۔۔۔وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔۔۔بار بار کاغذ الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ شاید یہ کوئی جھوٹ ہو۔۔۔لیکن۔۔۔یہ ایک حقیقت تھی اور بہت بھیانک حقیقت تھی۔۔۔۔۔

"زین تم مجھے کبھی چھوڑ تو نہیں دو گے نا؟"۔۔۔یہ مریم کی آواز تھی۔

"اگر کبھی چھوڑا تو تم ہی مجھے چھوڑو گی میں تمہیں ہر گز نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔زین نے پکا جواب دیا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔وہ بھی اپنی بات کی پکی تھی۔

لیکن اج یہ کاغذات ثابت کر رہے تھے۔۔۔۔کہ کون کتنا پکا تھا۔۔۔۔

خیر۔۔۔اب مزید انتظار کرنا زین کے بس میں نہیں تھا۔۔۔اگر وہ یوں ہی بیٹھا رہتا تو پاگل ہو جاتا۔۔۔اس نے فوراً گاڑی نکالی اور مریم کی امی کی طرف چل پڑا (وہ جانتا تھا مریم وہیں ہے)

"جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن آج میں اسے ساری حقیقت بتا کر اپنے ساتھ واپس لے کر ہی آؤں گا"۔۔۔ہمیشہ کی طرح تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے وہ آنے والی صورتحال

کے لیے خود کو مضبوط کر رہا تھا۔۔۔ لیکن یہ مضبوطی صرف ظاہری تھی۔۔۔اندر ہی اندر خوف نے اسے جکڑا ہوا تھا۔۔۔ ہر گزرتا لمحہ زین کے لیے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

"ایک دفعہ وہ میری بات کا یقین کر لے بس"۔۔۔

ایک دفعہ۔۔۔۔۔

دل و دماغ خوف سے پریشان تھے۔۔۔

بے بسی کی انتہا ہوتی ہے جب آپ سچے ہوں اور اپنی سچائی ثابت نہ کر سکیں۔۔۔۔

کتنی بار اسے ایسے مواقع ملے کہ اس نے سوچا کہ وہ مریم کو حقیقت بتا دے لیکن۔۔۔۔ اس کی ناراضگی کے ڈر سے اس نے کبھی اپنی زبان نہیں کھولی۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے نا۔۔۔بندہ بندے کی ناراضگی سے ڈرتا ہے رب کی ناراضگی سے نہیں۔۔۔

افسوس!۔۔۔اسی لیے مات کھاتا ہے۔۔۔

خلع کا کاغذ ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے ماضی کے تمام گناہ یاد آئے۔۔۔ کس طرح وہ ظالم انسان بے بسوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتا تھا۔۔۔ایسے رہتا تھا جیسے درندے رہتے ہیں۔۔۔جہاں کہیں کسی نے اس کی بات کے جواب میں منہ کھولا اس نے سامنے والے کو

ہمیشہ کے لیے خاموش کروادیا۔۔۔وہ لفظوں کا جواب گولیوں سے دینے والا شخص تھا۔۔۔بدلحاظ اور بے رحم۔۔۔احساس اور پیار جیسے لفظوں سے ناآشنا۔۔۔

کہتے ہیں دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔دعا تقدیر کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔۔۔واقعی یہ حقیقت ہے۔۔۔لیکن۔۔۔جب دعا اور بددعا آمنے سامنے آجائیں تب کیا ہوتا ہے یہ کوئی نہیں بتاتا۔۔۔

اس سوال کا جواب آج زین کو بہت اچھے سے سمجھ آگیا تھا۔۔۔وہ تمام معصوم اور بے گناہ لوگ جنہیں اس نے موت کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔ان کی بددعائیں اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان آکھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"یااللہ کیا کروں گا اب میں"۔۔۔اگر اس نے میری بات سنی ہی نہ تو؟؟؟۔۔۔۔

تین دن سے اس نے میری کوئی کال نہیں اٹھائی۔۔۔اگر وہ میرے سامنے ہی نہ آئی تو؟؟؟۔۔۔۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہوگا"۔۔۔وہ مجھے ایک موقع تو ضرور دے گی مجھے یقین ہے۔۔۔خود سے سوال جواب کی بحث میں کٹھن سفر مزید طویل ہوتا جارہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے ایک آخری مرتبہ مریم کو کال ملائی اس امید کے ساتھ کہ شاید وہ فون اٹھالے لیکن۔۔۔۔اس مرتبہ بھی جواب ندارد۔۔۔۔

اس نے مایوسی سے فون رکھ دیا اور سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کی لیکن۔۔۔۔۔

اچانک کچھ ایسا ہو گیا جو نہ زین نے سوچا تھا اور نہ مریم نے۔۔۔۔۔

نعم البدل کوئی نہیں جن کا

تم انہی میں شمار ہوتے ہو

صفائی کرتے ہوئے مریم کو اپنی کتاب میں سے زین کا لکھا ہوا یہ پرانا نوٹ ملا جو اس نے شادی ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اسے لکھا تھا۔۔۔بے اختیار وہ ہاتھ میں لیے اسے دیکھتی رہی اور پڑھتی رہی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خلع والے واقعے کو پورے تین ماہ ہو چکے تھے۔۔۔اس نے کاغذات تو بھیج دیے تھے۔۔۔لیکن زین کی طرف سے کوئی خبر نہ آئی۔۔۔۔مریم کو بہت دکھ ہوا۔۔۔کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے امید تھی کہ وہ اسے منانے آئے گا۔۔۔اس سے بات کرے گا۔۔۔۔اسے وضاحت دے گا۔۔۔کچھ تو کرے گا۔۔۔۔لیکن۔۔۔زمان کو تو جیسے یہی سب چاہیے تھا۔۔۔وہ تو شاید اسی چیز کے انتظار میں تھا۔۔۔

خیر اتنے مہینوں بعد بھی جب اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو مریم نے اب اس بارے میں سوچنا چھوڑ دیا۔۔۔اگرچہ اس کا خیال ہر وقت اس کے دل میں رہتا لیکن وہ ظاہری طور پر گھر میں کسی کے سامنے کچھ نہ کہتی۔۔۔امی کو بھی اس بارے میں بات کرنے سے منع کر دیا۔شاید یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔۔۔اس کی قسمت ایسی ہی لکھی گئی تھی۔۔۔۔قدرت کو یہی منظور تھا۔۔۔۔ہر وقت کسی نہ کسی طرح وہ خود کو جھوٹی تسلیاں دیتی رہتی۔۔۔اور ماضی سے ازاد کرنے کی بے کار کوشش کرتی۔۔۔

"آپی اپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"ہمیشہ کی طرح وہ سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب پیچھے سے چھوٹی زینب نے آکر بتایا۔

سر پر دوپٹہ درست کرتی ہے وہ دروازے پر آئی۔۔۔

"جی کہیے ؟۔۔۔"

"مریم بھابی ؟"سامنے ایک 3530 سال کا خوش شکل مرد کھڑا تھا۔اس نے سید ھا مریم کا نام ہی پوچھا۔

"جی میں ہی ہوں آپ کون ؟۔۔۔"

"بھابھی میں عمیر ہوں زین کا پرانا دوست ۔۔۔۔شاید آپ کو یاد ہو ؟۔۔۔۔"اس شخص نے اپنا تعارف کروایا۔

مریم کو یاد آیا کہ ایک مرتبہ ہوٹل میں زین نے اس سے ملاقات کروائی تھی۔۔۔۔وہ اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔

"جی مجھے یاد آچکا ہے۔"مریم سادہ سے لہجے میں بولی۔اس کے چہرے پر کوئی خوشی یا حیرت نظر نہیں آرہی تھی۔

"کیا میں اپ سے ایک ضروری بات کر سکتا ہوں ؟"عمیر نے پوچھا۔

"میرا نہیں خیال ہمیں کسی ضروری بات کی ضرورت ہے اب۔۔۔"مریم کا دھیان زین کی طرف ہی تھا۔۔۔ضرور زین نے ہی اسے بھیجا ہو گا۔

"بھابھی پلیز۔۔ بات بہت ضروری ہے۔۔۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔"

عمیر نے التجا کی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن جلدی کیجئے گا۔۔۔ مجھے اور بھی کام ہے۔۔۔" مریم سنجیدگی سے بولی اور اسے اندر آنے کا کہا۔

چھوٹے سے گھر کے چھوٹے سے صحن میں ایک طرف رکھی چارپائی پر عمیر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا کہ شادی کے وقت جب وہ رشتہ لے کر آئے تھے تو اس نے زین کا بہت مذاق اڑایا تھا کہ وہ ایسی جگہ پر شادی کرنے جا رہا ہے۔۔۔ لیکن زمان نے اس کی باتوں پر کوئی دھیان نہ دیا۔

مریم نے زینب کو چائے بنانے کا اشارہ کیا اور خود پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اگر آپ زین کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں تو چلے جائیں۔۔۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔" اس سے پہلے کہ عمیر کچھ کہتا وہ بول پڑی۔

Clubb of Quality Content

"بے فکر رہیں بھابھی۔۔۔میں اپنے دوست کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔۔۔بلکہ میں تو ایک ایسے انسان کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں جس نے اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی بدل کے رکھ دیا۔۔۔

مریم خاموش رہی۔ عمیر نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔

--

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سالے تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں ائے گا نا؟"۔۔۔۔پیچھے کے دروازے سے آنے کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔۔

"اگر میں پیچھے کے دروازے سے آجاتا تو تیری یہ خوفناک شکل کیسے دیکھتا؟"۔۔۔ہاہاہا

"بھائی اس لڑکی کا نمبر لے دے پلیز"۔

"جا کے بیٹھ جا اس کی جھولی میں نمبر دے دے گی تجھے"۔

"مجھے ایک بات تو بتا تو کیوں نہیں بیٹھتا لڑکیوں کی جھولی میں؟۔۔۔

مجھے اس چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی لڑکیاں خود ہی میرے قدموں میں آگرتی ہیں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔

"سوچ رہا ہوں اس بار یہ پلازہ خرید لوں"۔۔۔۔

"رہنے دے یار ہوٹل کا مالک کبھی نہیں مانے گا"۔

"بندوق کے آگے کسی کی نہیں چلتی میرے دوست۔دیکھتا ہوں وہ کیسے نہیں مانتا"۔

"حرکتیں اس کی شروع سے ہی خراب تھیں۔شراب پینا،لڑکیوں سے دوستی،سمگلنگ ہر چیز عام تھی اس کے لیے اور رہی بات دوسروں کی جان لینے کی تو وہ ضرورت کے تحت یہ کام بھی کر لیا کرتا تھا۔۔۔۔میں چاہتا تو اسے ان سب کاموں سے منع کر دیتا لیکن میں خود بھی کچھ

ایسا ہی تھا۔اس میں اور مجھ میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔۔۔مریم نے عمیر کو خود پر ہنستے دیکھا۔

اسے لگتا تھا وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔۔۔اسے کیا مجھے بھی یہی لگتا تھا۔۔۔بلکہ ہم سب کو ایسا ہی لگتا تھا۔۔لیکن۔۔۔بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔۔ہمیں غلط لگتا تھا۔۔۔یہ کہہ کر وہ ایک لمحے کو رکا۔مریم سن رہی تھی۔

بڑا ہی بابرکت لمحہ تھا جب آپ اس کی زندگی میں آئیں۔۔۔۔

یقین کریں میں نے دنوں میں اپنے دوست کو بدلتے دیکھا۔۔۔سالوں میں نہیں ہفتوں میں نہیں بلکہ دنوں میں۔۔۔۔کبھی کبھی تو مجھے لگتا کہ وہ اچھا بننے کا ناٹک کر رہا ہے۔میں اس کا مذاق بھی اڑاتا لیکن اس کی سنجیدگی دیکھ کر میری بولتی بند ہو جاتی۔

شادی کے بعد وہ بہت خوش رہنے لگا تھا۔۔۔

دوستوں سے ملنا جلنا کم ہو گیا تھا کیونکہ موصوف نے بزنس شروع کر لیا تھا۔۔۔۔

لیکن میرا رابطہ پھر بھی قائم تھا اس سے۔۔۔۔ہم لوگ اکثر گھر کے باہر ملتے اور ایک دوسرے سے اپنے حالات زندگی شیئر کرتے۔

وہ بتاتا کہ میں اپنی شادی شدہ زندگی سے بہت خوش ہوں۔زندگی جیسے جنت بن گئی ہے میرے لیے۔مریم کے آنے کے بعد مجھے وہ سکون ملا ہے جو پہلے کسی چیز میں نہیں تھا۔یہ سب کہہ کر وہ ہر مرتبہ مجھے حیرت میں مبتلا کر دیتا۔۔۔گھنٹوں اپنی خوشی کی داستانیں سناتا رہتا اور میں سنتا رہتا۔

"ہاں بس ایک بات تھی جس پر وہ بہت پریشان رہتا تھا"۔۔۔مریم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

اس کا ماضی۔۔۔۔

اسے ہر وقت یہی ڈر رہتا تھا کہ اگر آپ کو اس کے ماضی کے بارے میں پتہ لگ گیا تو کیا ہو گا۔۔۔

گو کہ وہ اب مکمل طور پر بدل چکا تھا لیکن پھر بھی حقیقت سامنے آنے کا خوف نہیں جاتا تھا۔۔۔میں نے بہت مرتبہ اسے سمجھایا کہ آپ کو سب سچ بتا دے لیکن۔۔۔وہ کہتا تھا کہ میری ہمت نہیں ہوتی۔۔۔اگر حقیقت سننے پر مریم نے مجھ سے آنکھیں پھیر لی تو میرا کیا ہو گا۔۔۔کیا کروں گا میں۔۔۔کہاں جاؤں گا۔۔۔۔بس یہی ایک بے چینی تھی اس کے دل میں۔۔۔باقی سب ٹھیک تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"لیکن بھابھی! کیا فائدہ ہوا باقی سب ٹھیک ہونے کا؟"۔۔۔ عمیر طنزیہ مسکرایا۔

"خراب تو پھر بھی سب ہوگیا"۔۔۔ہے نا؟۔۔۔مریم نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ اس میں میرا کیا قصور۔

"لیکن میرا آپ سے ایک سوال ہے بھابھی۔۔۔

"دیکھیں آپ"۔۔۔۔

بے یقینی سی

"واہ! واہ! زین ہمیشہ سے کہتا تھا کہ اسے لڑکیوں کو بہت اچھے سے قابو کرنا آتا ہے۔ اس نے واقعی یہ ثابت کر دیا تم سے شادی کر کے۔۔۔دیکھو حیرت مجھے زمان پر نہیں تم پر ہو رہی ہے جو اچھی خاصی سمجھدار ہونے کے باوجود ایسے انسان کے جال میں پھنس گئی۔۔۔۔"

"ایک دن میں نے بولا تھا اسے کہ کسی سے شادی کرلو تو کہنے لگا کہ شادی کے بغیر ہی زندگی اتنی خوبصورت ہے میں یہ بے وقوفی کیوں کروں؟۔۔۔۔ہا۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔ظالم آئرہ

پچھلے ایک گھنٹے سے بولتی ہی جا رہی تھی اور وہ چپ چاپ مجسمہ حیرت بنے اسے سن رہی تھی

۔

جو باتیں آئرہ بتا رہی تھی ان پر مریم کو لگ رہا تھا کہ اسے سماعت سے محروم کیا جا رہا ہے۔

اس کی سوچنے سمجھنے کی ضرورت چھینی جا رہی ہے۔اس کا جان نچھاور کرنے والا شوہر اس حد تک گر سکتا ہے یہ اس نے کبھی نہ سوچا تھا۔بے یقینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔زین کے گناہوں اور ناجائز کاموں کی طویل فہرست تھی جو آئرہ کو خاموش ہونے نہیں دے رہی تھی۔کمبخت بولتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

"نہ جانے کتنے ہی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے وہ" مریم کو محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان ہو رہا ہے۔۔۔وہ کپ کپا رہی تھی۔۔۔اب ہمت ختم ہو رہی تھی۔۔۔بس آئرہ بس۔۔۔۔اب اور نہیں۔۔۔۔لیکن آئرہ نے ابھی بس نہیں کی تھی۔

"لڑکیاں تو بالکل کپڑوں جیسی ہیں اس کے لیے۔۔۔۔ایک کے بعد دوسری۔۔۔۔

دوسری کے بعد تیسری۔۔۔۔ہر رات لڑکی بدلتا ہے وہ۔۔۔"۔

یہ سنتے ہی مریم صوفے پر ڈھے گئی۔کھڑا ہونا دشوار تھا اب اس کے لیے۔۔۔۔قدم ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گر پڑتی۔۔۔۔وہ بیٹھ گئی۔

ادھر وہ بیٹھی اور ادھر آئرہ محترمہ نے پاس رکھی پھلوں کی ٹوکری میں سے ایک سیب نکالا اور مزے مزے سے کھانے لگی۔ وہ بڑے غور سے مریم کو دیکھ رہی تھی جو کہ اب صدمے اور غم کی کیفیت میں کہیں کھوئی ہوئی تھی۔ اسے اس بیچاری پہ ترس آیا۔

"تم سے شادی تو محض ایک غلطی تھی جو زمان نے پہلی اور اخری مرتبہ کرلی۔ بھئی توبہ جو وہ ائندہ کسی لڑکی سے ایسا تعلق رکھے۔" آئرہ انتہائی سفاک تھی۔

یہ شادی واقعی ایک غلطی تھی لیکن کس کی غلطی۔۔۔ زین کی یا مریم کی؟؟۔۔۔ مریم کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے۔ یہ اس کی خاموشی تھی جو آئرہ کو بولنے کا موقع دے رہی تھی۔۔۔

"ویسے میں تمھیں ایک بات بتاؤں؟" آئرہ ذرا آگے کو ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔ یا پھر جیسے کوئی چمک۔۔۔۔ مریم اس کی طرف متوجہ تھی۔

"اداؤں پر مر مٹنے والا شخص نہیں ہے وہ۔۔۔ یاد رکھنا!۔

آہ۔۔۔ یہ کیا کہہ دیا تھا اس منحوس عورت نے۔۔۔ ارے ادائیں کیا وہ تو پورے کا پورا مرتا تھا اس پر۔۔۔۔۔

"تم میری دھڑکن ہو اب میں دھڑکن کے بغیر تو زندہ نہیں رہ سکتا نا...."

"آج تو محترمہ جان لے لیں گی معصوم کی۔۔۔(اس نے ساڑھی پہن رکھی تھی)

"یار مہرون کلر پہنا کرو بہت سوٹ کرتا ہے تم پر۔۔۔اکثر وہ اس سے کہتا"۔

"یار بندہ کبھی اظہار محبت ہی کر دیتا ہے"۔۔۔آخر میں بھی انسان ہوں۔۔۔میری بھی فیلنگز ہیں۔۔۔جب جب وہ اس سے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیتی۔

کتنے حسین لمحات تھے جو اس نے اور زین نے ایک ساتھ گزارے تھے۔لیکن آج سب پھیکا پھیکا سا لگ رہا تھا۔۔۔ہر چیز بے معانی سی ہو گئی تھی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خواب تھا۔۔۔جو اب ٹوٹ چکا تھا اور حقیقت سامنے اگئی تھی۔۔۔۔اور بے شک حقیقت بہت تکلیف دہ تھی۔

"ت۔۔۔تم۔۔۔تم کب سے جانتی ہو زین کو؟"اس ساری گفتگو میں مریم نے پہلی مرتبہ زبان کھولی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ بول نہیں پا رہی۔۔۔

"میں ؟۔۔۔میں تو بچپن سے جانتی ہوں اسے۔۔۔آفٹر آل وہ میرا کزن ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔پھپھو کا بیٹا ہے اور میرا بیسٹ فرینڈ بھی۔"آئرہ ایسے بتا رہی تھی جیسے زین اس کا کزن نہیں اس کی جائیداد ہے۔۔۔

کزن؟۔۔۔لیکن۔۔۔مریم نے اپنی یاداشت پر زور ڈالا تو اسے یاد آیا کہ زین نے پہلے دن ہی اس سے بتادیا تھا کہ اس کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔وہ اکیلا ہے اور اکیلا ہی رہے گا۔

مریم کو اس بات سے کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ زین جیسا ہم سفر ملنا اس کے لیے بہت خوش قسمتی کی بات تھی۔خاندان نہ بھی ہوتب بھی زین تو تھانا۔۔۔سو اس نے کوئی دوسرا سوال نہ کیا۔

کاش میں نے اس سے پوچھ لیا ہوتا۔۔۔مزید سوال نہ کرنے پر آج اسے افسوس ہو رہا تھا۔۔۔اپنا سر تھامے تیز تیز سانس لیتے ہوئے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ زین نے آج تک کتنے جھوٹ بولے ہوں گے اور کب کب بولے ہوں گے۔۔۔بہت کوشش کے باوجود اس کی کوئی بھی بات اسے جھوٹی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔لیکن وہ کیا کرتی۔۔۔سامنے بیٹھا آئینہ حقیقت اس کے منہ پر مار رہا تھا۔۔۔۔

سیب ختم کرنے کے بعد آئرہ اب یہاں وہاں چکر کاٹ کر گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔ کافی خوبصورت اور بڑا گھر تھا زین کا۔۔۔اندر ہی اندر جل رہی تھی وہ قسم سے۔۔۔مریم کے لیے اب مزید اسے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ چلی جاؤ۔۔۔ لیکن۔۔۔۔کہہ نہیں پائی۔۔۔۔

بمشکل صوفے سے اٹھی تھی کہ ایک دم سے اس کا سر چکرایا۔۔۔آئرہ نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو نا؟۔۔" بڑا مکارانہ انداز تھا اس کا۔۔۔واہ! برباد کر دینے کے بعد پوچھ رہی تھی کہ تم ٹھیک ہو؟۔۔۔کیسی ظالم اور بے درد تھی وہ۔۔۔مریم کی آنکھوں میں ایک کرب تھا۔۔۔درد سے بھرپور تکلیف بھرا۔۔۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے آئرہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔وہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔کہ۔۔۔کیا ملا تمہیں مجھے یہ سب بتا کے؟۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔۔میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔تو بندی رہنے دیتی نا۔۔۔کم از کم میں خوش تو تھی۔۔۔لیکن افسوس۔۔۔اب کہاں یہ خوشی نصیب ہونے والی ہے۔۔۔مریم نے خاموشی سے آئرہ کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔

"آئرہ کتنی دیر وہاں رہی۔۔۔کب گئی۔۔۔اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔وہ تو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے بہتے پانی کے ساتھ بے یقینی اور غم کی حالت میں وہ زمین پر کسی مرجھائی روح کی طرح بیٹھی تھی۔۔۔

زین اس وقت ہوٹل میں تھا جب میڈ نے اسے آئرہ کے انے کی اطلاع دی۔اس کا نام سنتے ہی اسے کسی نامعلوم خطرے کا احساس ہوا اور وہ فوراہوٹل سے نکلا۔۔۔انتہائی تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا ہوا وہ گھر کے راستے پر تھا۔

زیادہ افسوس اسے اس وقت ہوا جب میڈ نے بتایا کہ آئرہ دوپہر میں آئی تھی جبکہ اس وقت رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔اس لیے وہ بہت پریشان تھا اور پھر اج کام کی مصروفیت کی وجہ سے سارا دن اس کی مریم سے بات بھی نہیں ہو سکی تھی۔

سٹیرنگ پر موجود اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔دھیان بار بار مریم اور آئرہ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔نہ جانے آئرہ نے کیا بتایا ہوگا مریم کو۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آئرہ کتنی بدلحاظ اور بد دماغ لڑکی ہے۔۔۔بخشتی نہیں ہے کسی کو۔۔۔

کہیں آئرہ نے میرے ماضی کے بارے میں تو نہیں ؟؟؟۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ ماضی کا سوچ کر ہی اسے پسینہ آنے لگا۔۔۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ڈرائیونگ کے دوران ہی مریم کو کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔ آئرہ نے جو بھی کہا ہو مجھے یقین ہے مریم نے یقین نہیں کیا ہو گا اس پر۔۔۔ کال موصول نہ ہونے پر بھی اس نے اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دی۔۔۔ تسلی واقعی جھوٹی تھی۔۔۔ کیونکہ چار پانچ مرتبہ کال کرنے کے بعد بھی مریم کی طرف سے کوئی رسپانس نہ تھا۔۔۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کہیں کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔۔۔ گاڑی کی رفتار مزید تیز ہو چکی تھی۔۔۔

"گاڑی آہستہ چلایا کرو زین۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تمہیں کچھ ہو نہ جائے۔۔۔" مریم کا اکثر کہا گیا جملہ اسے اس وقت شدت سے یاد آیا۔

"اگر تم میرے ساتھ رہو گی تو مجھے کچھ نہیں ہو گا چاہے میں گاڑی چلاؤں یا ہوائی جہاز"۔۔۔ وہ پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تو وہ ہنس دیتی۔۔۔ اس کی یہ ہنسی ہی تھی جو اسے زندہ کر دیتی تھی اور وہ ہشاش بشاش ہو جاتا۔۔۔ اسی سوچ میں غرق وہ چالان توڑ چکا تھا۔۔۔ مریم کے لیے ایک تو کیا وہ سینکڑوں چالان بھی توڑ سکتا ہے۔۔۔ بس وہ کسی طرح

گھر پہنچ جائے۔۔۔۔وہ اس سے بات کرلے۔۔۔اسے منا لے۔۔۔اور سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔انشاءاللہ!۔۔۔وہ مان جائے گی۔۔۔۔خود کو تسلیاں دیتا ہوا وہ بے یقین سا لگ رہا تھا۔۔۔۔ہمیشہ خوشگوار رہنے والا سفر آج کٹھن ترین بن چکا تھا۔۔۔ختم ہونے پر ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔نہ جانے کیا کیا خیال اس کے دل میں آرہے تھے۔۔۔لو جی پہلا چالان کیا کم تھا جواب دوسرا بھی آگیا۔۔۔افففف۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔۔وہ عاجز آگیا۔۔۔خیر۔۔۔دوسرا چالان کٹوانے کے بعد بالآخر وہ گھر پہنچ ہی گیا۔

گاڑی سے نکلتے ہی سامنے چوکیدار ملا۔

"صاحب میڈم چلی گئی ہیں۔۔۔"

"چلی گئی ہیں؟۔۔کہاں؟۔۔"زمان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"پتہ نہیں صاحب انہوں نے اپنا سامان لیا اور نو بجے چلی گئیں۔۔۔"یا اللہ۔۔۔کہاں چلی گئی وہ رات کے وقت۔۔۔"زمان نے اپنا سر پکڑ لیا۔

اسی دوران اس کا سیل فون بجا اور اس نے فوراً فون کان سے لگایا۔

"مریم کہاں ہو تم میری جان؟۔۔۔"

Clubb of Quality Content!

"تمہاری جان تو ہوں لیکن مریم نہیں ہوں۔۔۔" آئرہ کا مکارانہ قہقہ ہوا میں گونجا اور زین کے تن بدن میں اگ لگ گئی۔

"کیا کہا تھا تم نے اس سے؟۔۔۔ ہاں؟۔۔۔" وہ غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔۔ دیکھو اگر ہمارے درمیان کچھ غلط ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

"ارے؟۔۔۔ تم ابھی بھی لوگوں کو مارنے کا کام کرتے ہو کیا؟۔۔۔ لیکن مریم تو کہہ رہی تھی کہ تم بڑے اچھے نیک شریف بزنس مین ہو۔۔۔ قتل سے تمہارا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔" آئرہ کی بات سنتے ہی زین کے ہوش اڑ گئے۔۔۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔۔ یعنی آئرہ نے زین کے ماضی کے بارے میں مریم کو کچھ نہ کچھ تو ضرور بتایا تھا جس کی وجہ سے وہ غصے میں گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

"اوہ مریم۔۔۔ کم از کم تم میرا انتظار تو کرتیں۔۔۔۔ میں تمہیں ساری حقیقت بتا دیتا۔۔۔" اس نے انتہائی افسوس اور بے بسی سے سوچا۔

"تم تو بہت پیار کرتے ہو نا اس سے۔۔۔ تو پھر سچ کیوں نہیں بتایا؟۔۔۔" آئرہ کے سوال نے اسے لاجواب کر دیا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ میں تمہیں کسی قسم کی وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔"

"ارے وضاحت کی مجھے نہیں۔۔۔تمہاری بیوی کو ضرورت ہے۔۔۔جا کے اسے دو۔۔۔۔"

"ایک بار میں اس سے بات کر لوں پھر دیکھ لوں گا تمہیں بھی۔۔۔""ہاں ہاں دیکھ لینا۔۔۔میں کون سا تم سے ڈرتی ہوں۔۔۔اونہ۔۔"

یہ کہہ کر آئرہ نے فون بند کر دیا اور دو منٹ بعد اس کا میسج آیا۔"ویسے مجھے یقین ہے جو کچھ میں نے مریم کو بتایا ہے نا۔۔۔اس کے بعد وہ تمہاری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرے گی۔۔۔گڈ بائے۔۔۔"یہ پڑھ کر توزمان کا دماغ بالکل ہی گھوم گیا اور اس نے غصے میں سیل فون دیوار پر دے مارا اور خود زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اتنا بھی نہیں بگڑا ہوں موقع تو مجھے دے

میں نے بھی تو ایسا نہیں رہنا اسے کہنا

ایک بار میرا ساتھ دیں کوشش تو کرے وہ

بچ جائے کسی طرح یہ رشتہ اسے کہنا

آئرہ سے بات ہونے کے بعد وہ کتنی دیر بیٹھا کمرے کے در و دیوار گھورتا رہا۔۔۔ماضی کے واقعات کسی فلم کی طرح ذہن کی سکرین پر چل رہے تھے۔۔۔۔کیسے ایک قاتل۔۔۔شرابی۔۔۔زانی انسان کا دل ایک بے گناہ۔۔۔ معصوم اور خوبصورت عورت پر آیا تھا۔۔۔کیسے مریم نے اس کی پوری زندگی بدل کے رکھ دی تھی۔۔۔۔کیا تھا وہ اور کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

"تم شروع سے ہی اتنے اچھے ہو یا پھر یہ میری محبت کا کمال ہے؟۔۔۔"مریم کی کھلکھلاتی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"زین جلدی گھر آیا کرو۔۔۔۔میں سارا دن بور ہو جاتی ہوں۔۔۔"آفس سے واپسی پر وہ ناراضگی کا اظہار کرتی۔

Clubb of Quality Content

"یہ سال میری زندگی کا سب سے حسین اور یادگار سال ہے۔۔۔اس سال تم میری زندگی میں آئے اور میری زندگی حسین بنادی۔۔۔" پچھلے ماہ شادی کی سالگرہ کے موقع پر مریم نے اس سے کہا تو جواب وہ مسکرادیا اور خاموش رہا۔

"کاش میں نے اس وقت ہی اسے سب بتادیا ہوتا۔۔۔۔کاش میں نے اسے بتادیا ہوتا کہ میں نے اس کی زندگی حسین نہیں بنائی اس نے میری زندگی حسین بنادی ہے۔۔۔میں نے اسے نہیں بدلا اس نے مجھے بدل دیا ہے۔۔۔وہ تو ویسے ہی تھی۔۔۔یہ میں تھا جو تبدیل ہو کے رہ گیا۔۔۔کاش میں نے بتادیا ہوتا۔۔۔کاش۔۔۔۔

بہت سناٹا ہے میرے اندر کوئی

رورو کے سو گیا ہے شاید

اگلے تین دن زین نے اسی پریشانی اور بے چینی کی حالت میں گزارے۔ مریم کو کئی کالز کئی میسجز کیے لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔اس کے باوجود اسے امید تھی کہ شاید وہ واپس آجائے یا شاید اسے کال کر لے۔ لیکن نہیں ایسا کچھ بھی ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا تھا ۔

"ہاں ٹھیک ہے میں نے حقیقت چھپائی لیکن اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ تھی۔ کم از کم اسے میرا انتظار کرنا چاہیے تھا میں سب بتا دیتا"۔۔۔۔۔ وہ اپنے آپ سے ہی لڑ رہا تھا۔

"لیکن اب اور نہیں۔۔۔۔اب میں یہاں رہ کر مزید تکلیف نہیں سہہ سکتا۔۔۔۔ میں اج ہی اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سب کچھ بتا کر واپس لے آؤں گا۔۔۔۔انشاءاللہ مجھے یقین ہے وہ میری بات مان جائے گی"۔ وہ گھر سے نکلنے ہی والا تھا کہ چوکیدار کے ہاتھ میں ایک لفافہ دیکھ کر رک گیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"صاحب جی باہر ڈاکیا یہ آپ کے نام کا کاغذ دے کر گیا ہے" چوکیدار نے لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔

"ہاں رکھ دو میز پر میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے میں بعد میں دیکھ لوں گا"۔۔۔۔وہ جلدی میں تھا۔

"صاحب ابھی دیکھ لیں۔ڈاکیا بتا رہا تھا کچھ ضروری کاغذات ہیں اس میں"

"اچھا ٹھیک ہے"نہ چاہتے ہوئے بھی زین نے بو لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور کھول کر دیکھنے لگا۔

لیکن۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔جیسے ہی اس نے لفافہ کھولا۔۔۔۔لفافے میں موجود کاغذات دیکھ کر اس کا رنگ اڑ گیا۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔۔وہ خلع کے کاغذات تھے۔۔۔۔جو مریم نے بھیجے تھے۔۔۔۔وہ تو جیسے کسی صدمے میں ہی چلا گیا۔۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مریم اتنی جلدی اتنا بڑا فیصلہ لے لے گی۔۔۔۔وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔۔۔۔بار بار کاغذ الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ شاید یہ کوئی جھوٹ ہو۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔یہ ایک حقیقت تھی اور بہت بھیانک حقیقت تھی۔۔۔۔۔

"زین تم مجھے کبھی چھوڑ تو نہیں دو گے نا؟"۔۔۔۔یہ مریم کی آواز تھی۔

"اگر کبھی چھوڑا تو تم ہی مجھے چھوڑو گی میں تمہیں ہر گز نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔زین نے پکا جواب دیا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔۔وہ بھی اپنی بات کی پکی تھی۔

لیکن اج یہ کاغذات ثابت کر رہے تھے۔۔۔۔۔کہ کون کتنا پکا تھا۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔اب مزید انتظار کرنا زین کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔اگر وہ یوں ہی بیٹھا رہتا تو پاگل ہو جاتا۔۔۔۔اس نے فوراً گاڑی نکالی اور مریم کی امی کی طرف چل پڑا (وہ جانتا تھا مریم وہیں ہے)

"جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن آج میں اسے ساری حقیقت بتا کر اپنے ساتھ واپس لے کر ہی آؤں گا"۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے وہ آنے والی صورتحال کے لیے خود کو مضبوط کر رہا تھا۔۔۔۔لیکن یہ مضبوطی صرف ظاہری تھی۔۔۔۔اندر ہی اندر خوف نے اسے جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔ہر گزرتا لمحہ زین کے لیے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

"ایک دفعہ وہ میری بات کا یقین کر لے بس"۔۔۔۔

ایک دفعہ۔۔۔۔۔

دل و دماغ خوف سے پریشان تھے۔۔۔۔

بے بسی کی انتہا ہوتی ہے جب آپ سچے ہوں اور اپنی سچائی ثابت نہ کر سکیں۔۔۔۔۔

کتنی بار اسے ایسے مواقع ملے کہ اس نے سوچا کہ وہ مریم کو حقیقت بتا دے لیکن۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس کی ناراضگی کے ڈر سے اس نے کبھی اپنی زبان نہیں کھولی۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے نا۔۔۔ بندہ بندے کی ناراضگی سے ڈرتا ہے رب کی ناراضگی سے نہیں۔۔۔۔

افسوس!۔۔۔اسی لیے مات کھاتا ہے۔۔۔۔

خلع کا کاغذ ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے ماضی کے تمام گناہ یاد آئے۔۔۔ کس طرح وہ ظالم انسان بے بسوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتا تھا۔۔۔ایسے رہتا تھا جیسے درندے رہتے ہیں۔۔۔جہاں کہیں کسی نے اس کی بات کے جواب میں منہ کھولا اس نے سامنے والے کو ہمیشہ کے لیے خاموش کروادیا۔۔۔وہ لفظوں کا جواب گولیوں سے دینے والا شخص تھا۔۔۔بدلحاظ اور بے رحم۔۔۔احساس اور پیار جیسے لفظوں سے ناآشنا۔۔۔۔

کہتے ہیں دعامیں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔دعا تقدیر کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔۔۔واقعی یہ حقیقت ہے۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔جب دعا اور بددعا آمنے سامنے آجائیں تب کیا ہوتا ہے یہ کوئی نہیں بتاتا۔۔۔۔

اس سوال کا جواب آج زین کو بہت اچھے سے سمجھ آگیا تھا۔۔۔وہ تمام معصوم اور بے گناہ لوگ جنہیں اس نے موت کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔ان کی بددعائیں اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان آکھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"یااللہ کیا کروں گا اب میں"۔۔۔اگر اس نے میری بات سنی ہی نہ تو؟؟؟۔۔۔۔۔

تین دن سے اس نے میری کوئی کال نہیں اٹھائی۔۔۔اگر وہ میرے سامنے ہی نہ آئی تو؟؟؟۔۔۔۔۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہوگا"۔۔۔وہ مجھے ایک موقع تو ضرور دے گی مجھے یقین ہے۔۔۔خود سے سوال جواب کی بحث میں کٹھن سفر مزید طویل ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک آخری مرتبہ مریم کو کال ملائی اس امید کے ساتھ کہ شاید وہ فون اٹھا لے لیکن۔۔۔اس مرتبہ بھی جواب ندارد۔۔۔۔

اس نے مایوسی سے فون رکھ دیا اور سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کی لیکن۔۔۔۔۔

اچانک کچھ ایسا ہو گیا جو نہ زین نے سوچا تھا اور نہ مریم نے۔۔۔۔۔

نعم البدل کوئی نہیں جن کا

تم انہی میں شمار ہوتے ہو

صفائی کرتے ہوئے مریم کو اپنی کتاب میں سے زین کا لکھا ہوا یہ پرانا نوٹ ملا جو اس نے شادی ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اسے لکھا تھا۔۔۔بے اختیار وہ ہاتھ میں لیے اسے دیکھتی رہی اور پڑھتی رہی۔۔۔۔

خلع والے واقعے کو پورے تین ماہ ہو چکے تھے۔۔۔اس نے کاغذات تو بھیج دیے تھے۔۔۔لیکن زین کی طرف سے کوئی خبر نہ آئی۔۔۔۔مریم کو بہت دکھ ہوا۔۔۔کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے امید تھی کہ وہ اسے منانے آئے گا۔۔۔اس سے بات کرے گا۔۔۔۔اسے وضاحت دے گا۔۔۔کچھ تو کرے گا۔۔۔۔لیکن۔۔۔زمان کو تو جیسے یہی سب چاہیے تھا۔۔۔وہ تو شاید اسی چیز کے انتظار میں تھا۔۔۔۔

خیر اتنے مہینوں بعد بھی جب اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو مریم نے اب اس بارے میں سوچنا چھوڑ دیا۔۔۔۔اگرچہ اس کا خیال ہر وقت اس کے دل میں رہتا لیکن وہ ظاہری طور پر گھر میں کسی کے سامنے کچھ نہ کہتی۔۔۔۔امی کو بھی اس بارے میں بات کرنے سے منع کر دیا۔شاید یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔۔۔اس کی قسمت ایسی ہی لکھی گئی

تھی۔۔۔قدرت کو یہی منظور تھا۔۔۔ہر وقت کسی نہ کسی طرح وہ خود کو جھوٹی تسلیاں دیتی رہتی۔۔۔اور ماضی سے ازاد کرنے کی بے کار کوشش کرتی۔۔۔

"آپی اپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"ہمیشہ کی طرح وہ سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب پیچھے سے چھوٹی زینب نے آکر بتایا۔

سر پر دوپٹہ درست کرتی ہے وہ دروازے پر آئی۔۔۔

"جی کہیے ؟۔۔۔"

"مریم بھابی؟"سامنے ایک 3530 سال کا خوش شکل مرد کھڑا تھا۔اس نے سیدھا مریم کا نام ہی پوچھا۔

"جی میں ہی ہوں آپ کون ؟۔۔۔"

"بھابھی میں عمیر ہوں زین کا پرانا دوست۔۔۔۔شاید آپ کو یاد ہو ؟۔۔۔۔"اس شخص نے اپنا تعارف کروایا۔

مریم کو یاد آیا کہ ایک مرتبہ ہوٹل میں زین نے اس سے ملاقات کروائی تھی۔۔۔وہ اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔

Clubb of Quality Content

"جی مجھے یاد آچکا ہے۔" مریم سادہ سے لہجے میں بولی۔اس کے چہرے پر کوئی خوشی یا حیرت نظر نہیں آرہی تھی۔

"کیا میں اپ سے ایک ضروری بات کر سکتا ہوں؟" عمیر نے پوچھا۔

"میرا نہیں خیال ہمیں کسی ضروری بات کی ضرورت ہے اب۔۔۔" مریم کا دھیان زین کی طرف ہی تھا۔۔۔ضرور زین نے ہی اسے بھیجا ہو گا۔

"بھابھی پلیز۔۔۔بات بہت ضروری ہے۔۔۔میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔" عمیر نے التجا کی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔لیکن جلدی کیجئے گا۔۔۔مجھے اور بھی کام ہے۔۔۔" مریم سنجیدگی سے بولی اور اسے اندر آنے کا کہا۔

چھوٹے سے گھر کے چھوٹے سے صحن میں ایک طرف رکھی چارپائی پر عمیر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا کہ شادی کے وقت جب وہ رشتہ لے کر آئے تھے تو اس نے زین کا بہت مذاق اڑایا تھا کہ وہ ایسی جگہ پر شادی کرنے جا رہا ہے۔۔۔۔لیکن زمان نے اس کی باتوں پر کوئی دھیان نہ دیا۔

مریم نے زینب کو چائے بنانے کا اشارہ کیا اور خود پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اگر آپ زین کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں تو چلے جائیں۔۔۔مجھے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"اس سے پہلے کہ عمیر کچھ کہتا وہ بول پڑی۔

"بے فکر رہیں بھابھی۔۔۔میں اپنے دوست کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔۔۔بلکہ میں تو ایک ایسے انسان کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں جس نے اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی بدل کے رکھ دیا۔۔۔

مریم خاموش رہی۔ عمیر نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔

--

"سالے تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں ائے گا نا؟"۔۔۔۔۔پیچھے کے دروازے سے آنے کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔۔۔

"اگر میں پیچھے کے دروازے سے آجاتا تو تیری یہ خوفناک شکل کیسے دیکھتا؟"۔۔۔ہاہاہا

"بھائی اس لڑکی کا نمبر لے دے پلیز"۔

"جا کے بیٹھ جا اس کی جھولی میں نمبر دے دے گی تجھے"۔

"مجھے ایک بات تو بتا تو کیوں نہیں بیٹھتا لڑکیوں کی جھولی میں ؟۔۔۔

مجھے اس چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی لڑکیاں خود ہی میرے قدموں میں آ گرتی

ہیں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔

"سوچ رہا ہوں اس بار یہ پلازہ خرید لوں"۔۔۔۔

"رہنے دے یار ہوٹل کا مالک کبھی نہیں مانے گا"۔

"بندوق کے آگے کسی کی نہیں چلتی میرے دوست۔دیکھتا ہوں وہ کیسے نہیں مانتا"۔

"حرکتیں اس کی شروع سے ہی خراب تھیں۔شراب پینا،لڑکیوں سے دوستی،سمگلنگ ہر چیز عام تھی اس کے لیے اور رہی بات دوسروں کی جان لینے کی تو وہ ضرورت کے تحت یہ کام بھی کر لیا کرتا تھا۔۔۔۔میں چاہتا تو اسے ان سب کاموں سے منع کر دیتا لیکن میں خود بھی کچھ

ایسا ہی تھا۔اس میں اور مجھ میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔۔۔ مریم نے عمیر کو خود پر ہنستے دیکھا۔

اسے لگتا تھا وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔۔۔اسے کیا مجھے بھی یہی لگتا تھا۔۔۔بلکہ ہم سب کو ایسا ہی لگتا تھا۔۔ لیکن۔۔۔ بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔ ہمیں غلط لگتا تھا۔۔۔ یہ کہہ کر وہ ایک لمحے کو رکا۔ مریم سن رہی تھی۔

بڑا ہی بابرکت لمحہ تھا جب آپ اس کی زندگی میں آئیں۔۔۔

یقین کریں میں نے دنوں میں اپنے دوست کو بدلتے دیکھا۔۔ سالوں میں نہیں ہفتوں میں نہیں بلکہ دنوں میں۔۔۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا کہ وہ اچھا بننے کا ناٹک کر رہا ہے۔ میں اس کا مذاق بھی اڑاتا لیکن اس کی سنجیدگی دیکھ کر میری بولتی بند ہو جاتی۔

شادی کے بعد وہ بہت خوش رہنے لگا تھا۔۔۔

دوستوں سے ملنا جلنا کم ہو گیا تھا کیونکہ موصوف نے بزنس شروع کر لیا تھا۔۔۔

لیکن میرا رابطہ پھر بھی قائم تھا اس سے۔۔۔ ہم لوگ اکثر گھر کے باہر ملتے اور ایک دوسرے سے اپنے حالات زندگی شیئر کرتے۔

وہ بتاتا کہ میں اپنی شادی شدہ زندگی سے بہت خوش ہوں۔زندگی جیسے جنت بن گئی ہے میرے لیے۔مریم کے آنے کے بعد مجھے وہ سکون ملا ہے جو پہلے کسی چیز میں نہیں تھا۔یہ سب کہہ کر وہ ہر مرتبہ مجھے حیرت میں مبتلا کر دیتا۔۔۔گھنٹوں اپنی خوشی کی داستانیں سناتا رہتا اور میں سنتا رہتا۔

"ہاں بس ایک بات تھی جس پر وہ بہت پریشان رہتا تھا"۔۔۔مریم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

اس کا ماضی۔۔۔۔

اسے ہر وقت یہی ڈر رہتا تھا کہ اگر آپ کو اس کے ماضی کے بارے میں پتہ لگ گیا تو کیا ہو گا۔۔۔

گو کہ وہ اب مکمل طور پر بدل چکا تھا لیکن پھر بھی حقیقت سامنے آنے کا خوف نہیں جاتا تھا۔۔۔میں نے بہت مرتبہ اسے سمجھایا کہ آپ کو سب سچ بتادے لیکن۔۔۔وہ کہتا تھا کہ میری ہمت نہیں ہوتی۔۔۔اگر حقیقت سننے پر مریم نے مجھ سے آنکھیں پھیر لی تو میرا کیا ہو گا۔۔۔کیا کروں گا میں۔۔۔کہاں جاؤں گا۔۔۔۔بس یہی ایک بے چینی تھی اس کے دل میں۔۔۔باقی سب ٹھیک تھا۔۔۔

"لیکن بھابھی! کیا فائدہ ہوا باقی سب ٹھیک ہونے کا؟"۔۔۔۔ عمیر طنزیہ مسکرایا۔

"خراب تو پھر بھی سب ہو گیا"۔۔۔۔ ہے نا؟۔۔۔ مریم نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ اس میں میرا کیا قصور۔

"لیکن میرا آپ سے ایک سوال ہے بھابھی۔۔۔

"دیکھیں آپ"۔۔۔۔

"بس ایک آخری سوال"۔۔۔۔ کیا آپ واقعی میرے دوست سے محبت کرتی تھیں یا صرف وہی پاگل تھا آپ کے لیے؟۔۔۔۔

مریم نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔"کیا کوئی شک ہے آپ کو؟""شک نہیں یقین ہے مجھے کہ آپ اسے اتنا نہیں چاہتی تھیں جتنا وہ اُپ کو چاہتا تھا"۔۔۔۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ اسے ایک موقع تو ضرور دیتیں۔۔۔۔ لیکن افسوس آپ نے تو وہ بھی نہیں دیا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا کہ میں نے اسے موقع نہیں دیا؟"مریم کا لجہ اونچا تھا۔"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے اسے موقع دیا تھا۔۔۔۔انتظار بھی کیا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ نہیں آیا۔۔۔۔

"کیا واقعی؟"۔۔۔۔

"اس کے آنے سے پہلے آپ گھر چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔۔کیا یہ موقع تھا؟"۔۔۔۔

"تین دن کے اندر اندر آپ نے خلع کے کاغذات بھیج دیے۔۔۔۔کیا یہ موقع تھا؟"۔۔۔۔

"اور کاغذات بھیجنے کے بعد پیچھے مڑ کر تک نہیں دیکھا۔۔۔۔کیا یہ موقع تھا؟"۔۔۔۔جو آپ نے دیا۔۔۔۔

مریم نے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔یہ شخص تو بولتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

"وہ کہتا تھا اگر اس دنیا میں کوئی سب سے زیادہ میرا وفادار ہے تو وہ صرف اور صرف مریم ہے۔اس کے علاوہ میں کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا۔کیا یہ بات آپ نے نہیں سوچی اس کے بارے میں؟۔۔۔۔

"میں نے"۔۔۔۔وہ بولنے ہی والی تھی کہ عمیر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں صرف اتنا کہوں گا کہ خلع کے کاغذات بھیجنے سے پہلے آپ کو اس کا انتظار کرنا چاہیے تھا یا پھر اس کی کال اٹھا لینی چاہیے تھی۔۔۔۔شاید آج حالات کچھ اور ہوتے۔۔۔۔

"اچھا؟۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا ہو جاتا"۔۔۔۔

آپ کے دوست کی کال نہیں اٹھائی میں نے۔یہ کوئی بڑی بات نہیں۔وہ یہاں مجھ سے ملنے تو سکتا تھا نا؟۔۔۔۔مجھے منا سکتا تھا۔نہیں؟۔۔۔۔لیکن دیکھیں۔۔۔۔وہ نہیں آیا۔

"وہ اب آئے گا بھی نہیں بھابھی"۔۔۔۔۔

"ہاں میں جانتی ہوں وہ نہیں ئے گا"۔۔۔۔مریم نے ایسے کہا جیسے وہ واقعی سب جانتی ہے۔

"نہیں آپ نہیں جانتیں بھابھی"۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ"۔۔۔۔

"آپ نہیں جانتی کہ وہ مرچکا ہے"۔۔۔۔

ہمسایوں کے گھر سے شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔۔لیکن شیشے کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی ٹوٹا تھا۔۔۔۔مگر کیا؟۔۔۔۔۔

"کیا کہا آپ نے؟۔۔۔۔آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے؟۔۔۔۔۔مریم کو عمیر کا یہ مذاق انتہائی زہر لگا۔۔۔۔

"میں آپ سے مذاق کیوں کروں گا بھلا؟"۔۔۔۔وہ سنجیدہ تھا۔

جس دن آپ نے خلع کے کاغذات بھیجے تھے اس دن وہ آپ کے پاس ہی آرہا تھا لیکن۔۔۔اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔۔۔گاڑی کی سپیڈ تیز ہونے کی وجہ سے بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا۔۔۔ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔مگر حالت بہت نازک تھی۔۔۔تین دن کوما میں رہا اور چوتھے دن اللہ کا حکم ہو چکا تھا۔۔۔وہ چلا گیا۔۔۔اسے بلا لیا گیا۔۔۔ہم سب کو یہاں چھوڑ کر وہ چلا گیا بھابھی۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا گیا۔۔۔

اور مریم کو لگا جیسے کسی نے جسم سے ساری جان ہی نکال لی ہے۔۔۔بیدم سی ہو کر وہ زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔بے بسی۔۔۔بے یقینی۔۔۔صدمہ۔۔۔ملال۔۔۔کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔۔۔وہ چلا گیا؟۔۔۔واقعی؟۔۔۔وہ چلا گیا۔۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔اسے یہاں چھوڑ کر وہ چلا گیا تھا۔۔۔

"جب کسی اپنے کی جان نکلتی ہے تو اصل میں اپنی ہی جان نکلتی ہے"۔۔۔یہ بات آج مریم کو بہت اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

زین کی قبر پر دعا مانگنے کے بعد وہ کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی رہی۔۔۔ایک ساتھ گزارے ہوئے لمحات اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے۔۔۔کتنے خوش تھے دونوں اپنی زندگی میں۔۔۔کتنی شاندار خوشیاں تھیں۔۔۔کوئی لمحہ ایسا نہیں تھا جس میں زین شامل نہ ہو۔۔۔لیکن افسوس۔۔۔اب کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوگا جس میں ذہن شامل ہو۔۔۔

"بھابھی اب گھر چلتے ہیں شام ہونے والی ہے"۔ عمیر نے پیچھے سے آواز دی۔

ایک آخری دفعہ قبر کی مٹی چھونے کے بعد مریم وہاں سے اٹھی اور دل ہی دل میں اپنے شوہر سے ہزاروں معافیاں مانگتے ہوئے قبرستان سے نکل آئی۔

"کاش میں نے تمہارا اعتبار کیا ہوتا زین"۔۔۔

"کاش میں نے تمہارا انتظار کیا ہوتا"۔۔۔

"کاش میں نے اتنی جلدی نہ کی ہوتی تو شاید حالات آج مختلف ہوتے"۔۔۔ہاں شاید۔۔۔

سوچوں کا ایک لمبا سفر تھا جو مریم کو اب اکیلے ہی طے کرنا تھا۔۔۔بے پناہ تکلیف اور صدمے کے ساتھ۔۔۔حیرت اور پچھتاوے کے ساتھ۔۔۔دکھ اور ملال کے ساتھ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842